

معالم السنن

معالم السنن امام ابو داؤد سجستانی ^{رحمہ} (م ۳۵۰ھ) کی سنن ابی داؤد کی شرح ہے۔ اس میں امام خطابی نے حدیثوں کی شرح، اس کے اہم مطالب کی توضیح اور اس کی مشکلات کو عالمانہ انداز میں حل کیا ہے۔ اس میں احادیث کی تشریح و تفسیر اور بحث و تحقیق کا معیار بہت بلند اور طرز استدلال بہت دلکش ہے۔ اور امام خطابی نے حدیثوں کے اسرار و حکم پر خاص توجہ دی ہے اور اس کے ساتھ اصول حدیث اور فنی مباحث پر بھی عالمانہ گفتگو کی ہے۔ علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن ابراہیم مقدسی (م ۷۶۹ھ) نے 'عجالة العالم من کتاب للعالم' کے نام سے اس کی تلخیص کی ہے۔

امام ابو عبد اللہ حاکم ^{رحمہ} (م ۲۰۵ھ)

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ المعروف حاکم ۳۲۱ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک علمی خاندان سے تھا۔ آپ کے والد عبد اللہ بن محمد صاحب علم تھے۔ اور انہوں نے امام مسلم ^{رحمہ} (م ۲۶۱ھ) کو دیکھا تھا۔ امام حاکم کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ علامہ ذہبی ^{رحمہ} (م ۳۴۸ھ) نے 'تذکرۃ الحفاظ' میں اور علاء الدین سیکی (م ۷۷۰ھ) نے 'الطبقات الشافعیہ' میں آپ کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست درج کی ہے۔

امام حاکم نے سب سے پہلے نیشاپور کے علمائے کرام سے استفادہ کیا۔ بعد ازاں تحصیل تعلیم کے لیے عراق، بغداد، مکہ، کوفہ، مرو، بخارا، ماوراء النہر، ہمدان اور اصفہان کا سفر کیا اور ہر جگہ کے اساطین فن سے اکتساب فیض کیا۔ مورخین نے آپ کو 'خلاف آفاق و رحل الکثیر' لکھا ہے۔

امام حاکم علم حدیث میں خاص امتیاز کی وجہ سے 'الحافظ الکبیر' کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ حدیث میں خاص امتیاز کی وجہ سے ان کے 'حفظ و ضبط'

اور ثقافت و عدالت پر تمام ائمہ فرائض اور محدثین کرام کا اتفاق ہے۔ زہد، اتقان و امانت میں بھی ممتاز تھے۔ حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) نے ان کو صاحبِ حرم و ورع اور متدین و امین لکھا ہے۔ علامہ ابن سبکی (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں کہ:

امام حاکم کی عظمتِ شان، جلالتِ قدر اور امامتِ فرائض پر سب کا اتفاق ہے۔ وہ ان ائمہ عظام میں سے تھے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین میں کی حفاظت کا کام لیا ہے۔

امام ابو عبد اللہ حاکم نے ۳ صفر ۴۰۵ھ کو نیشاپور میں انتقال کیا۔

یہ علوم حدیث پر ایک اہم اور مفید کتاب ہے۔ علامہ ابن خلدون (م ۸۰۸ھ) اس کتاب کے بارے میں

معرفة علوم الحدیث

لکھتے ہیں کہ:

"علوم حدیث میں لوگوں نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن اس فن کے یگانہ روزگار ائمہ علمائے فحول میں ابو عبد اللہ حاکم ہیں۔ ان کی کتابیں مشہور ہیں۔ انہوں نے اس فن کو باقاعدہ مرتب و مہذب کیا۔ اور اس کے محاسن اچھی طرح منقح اور نمایاں کیے۔"

معرفة علوم الحدیث ۱۲۵ھ میں حیدرآباد دکن سے نائع ہو چکی ہے۔

یہ امام ابو عبد اللہ حاکم کی سب سے مشہور آفاق اور مشہور کتاب ہے۔ محدثین کی اصطلاح

المستدرک علی الصحیحین

میں مستدرک وہ کتابیں کہلاتی ہیں جن میں ان حدیثوں کو نقل کیا جاتا ہے جو حدیث کی کسی اور کتاب کی شرط کے مطابق ہونے کے باوجود اس میں درج ہونے سے رہ گئی ہوں۔

مستدرک کا شمار حدیث کی مشہور اور اہم کتابوں میں ہوتا ہے۔ اور بعض حیثیتوں سے

اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۳۹۱ھ) نے

طبقات کتب حدیث میں اس کو تیسرے طبقہ میں شامل کیا ہے۔ حافظ ابن صلاح

(م ۷۷۴ھ) نے صحاح کے بعد جن کتابوں کو اہم اور قابل اعتماد قرار دیا ہے ۱۶ میں

مستدرک حاکم کا نام بھی شامل ہے ۱

امام حاکم نے مستدرک کی ترتیب میں ابواب کی بتویب اور احادیث کے نقل و انتخاب میں حسن و موزونیت کے علاوہ جِدّت و اختراع سے بھی کام لیا ہے اور اس کے ساتھ اس کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ امام صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات بھی قلمبند کیے ہیں اور اس کے علاوہ امام حاکم نے بعض حدیثوں کے مراجع و مصادر کی بھی نشان دہی کی ہے اور اس سلسلہ میں جامع صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، مؤطا امام مالک، الملبسوط امام شافعی اور صحیح ابن خزیمہ کے نام لیے ہیں۔

مستدرک حاکم ۴ جلدوں میں حیدرآباد دکن سے شائع ہو چکی ہے۔

پہلی جلد ۱۳۳۲ھ، دوسری جلد ۱۳۳۳ھ، تیسری جلد ۱۳۳۴ھ اور چوتھی جلد ۱۳۳۵ھ میں شائع ہوئی۔ ۱ مستدرک کی اشاعت کے بعد مولانا ابوالجلال ندوی نے اس پر ایک مفید علمی و تحقیقی مقدمہ لکھا تھا۔ جو معارف اعظم گڑھ جولائی، اگست ۱۹۲۶ھ میں شائع ہوا تھا۔ اس مقدمہ کے جواب میں مولانا محمد ششم ندوی نے بھی ایک فاضلانہ علمی مضمون لکھا تھا جو معارف اعظم گڑھ نومبر، دسمبر ۱۹۲۶ھ میں شائع ہوا تھا۔

۱ ابن خلدان، وفیات الاعیان - ج ۱، ص ۳۹۷

۲ تقی الدین سبکی، طبقات الشافعیہ: ج ۳، ص ۲۱۸

۳ سمعانی، کتاب الانساب - ورق ۲۰۳

زہبی، تذکرۃ الحفاظ - ج ۳، ص ۲۲۳

۴ ابن سبکی، طبقات الشافعیہ - ج ۲، ص ۲۱۸

۵ ابن جوزی، المنتظم - ج ۷، ص ۳۹۷

۶ ابن سبکی، طبقات الشافعیہ - ج ۲، ص ۱۱۸

۷ سمعانی، کتاب الانساب - ورق ۳۰۳

۸ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین - ج ۲، ص ۱۲۳

- ۹۹ عبد السلام مبارک پوری، سیرت البخاری - ص ۲۱۶
- ۱۰۰ حاجی خلیفہ بن مصطفیٰ، کشف الظنون - ج ۱، ص ۲۲۰
- ۱۰۱ ابن سبکی، الطبقات الشافعیہ - ج ۳، ص ۶۴
- ۱۰۲ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ - ج ۳، ص ۲۴۶
- ۱۰۳ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ - ج ۳، ص ۲۴۲
- ۱۰۴ ابن سبکی، الطبقات الشافعیہ - ج ۳، ص ۶۵
- ۱۰۵ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد - ج ۵، ص ۴۰۳
- ۱۰۶ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ - ج ۱۱، ص ۳۵۵
- ۱۰۷ ابن سبکی، الطبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۶۵
- ۱۰۸ ابن خلکان، وفيات الاعیان - ج ۲، ص ۳۸۵
- ۱۰۹ ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون - ص ۳۸۵
- ۱۱۰ عبدالرحمن مبارک پوری، مقدمہ تحفۃ الاحوذی - ص ۳۷، ۱۰۳
- ۱۱۱ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، مجالہ نافعہ، ص ۶
- ۱۱۲ ابن صلاح، مقدمہ ابن صلاح، ص ۱۹۳
- ۱۱۳ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین - ج ۲، ص ۱۵۷

معزز قارئین کو اہر!

اپنے زرعاًون کی میعاد جو کہ آپ کے نام پر پتہ کے لیبل پر درج ہے، ختم یا غلط درج ہونے پر براہ کرم ہمیں جلد از جلد مطلع فرمادیں کہ آپ کے نام پرچہ بدستور جاری رکھا جائے گا۔ اس سے ہمیں یہ بھی اطمینان رہے گا کہ پرچہ آپ تک پہنچ رہا ہے اور آپ کا پتہ تبدیل نہیں ہوا ہے۔ اگر آپ زرعاًون بذریعہ وی۔ پی۔ پی ادا کرنا چاہیں تو اس کے لیے وقت تحریر فرمائیں!

شکریہ! آپ کے تعاون کے متنی

مینجر سرکولیشن